9036- نمازتراویح کی رکعات

سوال

یں نے اس سے قبل بھی یہ سوال کیا تھا اب پھر میری گزارش ہے کہ ایسا جواب دیں جس سے مجھے کوئی فائدہ ہو پہلا جواب کچھ اچھا نہیں تھا۔
سوال یہ ہے کہ آیا تراویح گیارہ رکعات ہیں یا بیس ؟ کیونکہ سنت تو گیارہ رکعت ہی ہیں، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی بھی اپنی کتاب "القیام والتراویح" میں اسے گیارہ رکعت ہی قرار دیتے ہیں۔
کچھ لوگ توان مساجد میں نمازتراویح ادا کرنے جاتے ہیں جہاں گیارہ رکعت ادا کی جاتی ہیں، اور کچھ ان مساجد میں جاتے ہیں جہاں بیس رکعت ادا کی جاتی ہیں، یہاں امریکہ میں یہ مسئلہ حساس بن چکا ہے کیونکہ گیارہ رکعت ادا کرنے والے بیس رکعت والوں کو ملامت کرتے ہیں، اوراس کے بر عکس بیس رکعت پڑھنے والے دوسروں کو ملامت کرتے ہیں اور فتنہ کی صورت بن چکی ہے، اور پھر یہ بھی ہے کہ مسجد حرام میں بھی بیس رکعت ادا کی جاتی ہیں۔
مسجد حرام اور مسجد نبوی میں نماز سنت کے خلاف کیوں ادا کی جاتی ہے ؟ مسجد حرام اور مسجد نبوی میں بیس رکعت کیوں ادا کی جاتی ہیں ؟

پسندیدہ جواب

ہمارے خیال میں مسلمان کو اجتہادی مسائل میں اس طرح کا معاملہ نہیں کرنا چاہیے کہ وہ اہل علم کے مابین اجتہادی مسائل کو ایک حساس مسئلہ بنا کر اسے آپس میں تفرقہ اور مسلمانوں کے مابین فتنہ کا باعث بناتا پھرے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی دس رکعت ادا کرنے کے بعد بیٹھ کر وتر کا انتظار کرنے اور امام کے ساتھ نماز تراویح مکمل نہ والے شخص کے بارہ میں کہتے ہیں کہ :

ہمیں بہت ہی افسوس ہوتا ہے کہ امت مسلمہ میں لوگ ایسے مسائل میں اختلاف کرنے لگے ہیں جن میں اختلاف جائز ہے، بلکہ اس اختلاف کو وہ دلوں میں نفرت اور اختلاف کا سبب بنانے لگے ہیں، حالانکہ امت میں اختلاف تو صحابہ کرام کے دور سے موجود ہے لیکن اس کے باوجود ان کے دلوں میں اختلاف پیدا نہیں ہوا بلکہ ان سب کے دل متفق تھے۔

اس لیے خاص کر نوجوانوں اور ہر ملتزم شخص پر واجب ہے کہ وہ یکمشت ہوں اور سب ایک دوسرے کی مدد کریں کیونکہ ان کے دشمن بہت زیادہ ہیں جو ان کے خلاف تدبیروں میں مصروف ہیں۔

دیکھیں: الشرح الممتع (225/4)۔

اس مسئلہ میں دونوں گروہ ہی غلو کا شکار ہیں، پہلے گروہ نے گیارہ رکعت سے زیادہ ادا کرنے کو منکر اور بدعت قرار دیا ہے اور دوسرا گروہ صرف گیارہ رکعت ادا کرنے والوں کو اجماع کا مخالف قرار دیتے ہیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ شیخ الافاضل ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی اس کی کیا توجیہ کرتے ہیں :

ان کا کہنا ہے کہ :

ہم کہیں گے کہ : ہمیں افراط وتفریط اورغلوزیب نہیں دیتا ، کیونکہ بعض لوگ تراویح کی تعداد میں سنت پر التزام کرنے میں غلو سے کام لیتے اور کہتے ہیں : سنت میں موجود عدد سے زیادہ پڑھنی جائز نہیں ، اوروہ گیارہ رکعت سے زیادہ ادا کرنے والوں کو گنہگار اور نافرمان قرار دیتے اور ان کی سخت مخالفت کرتے ہیں ۔

بلاشک وشبہ یہ غلط ہے ، اسے گنہگار اور نافرمان کیسے قرار دیا جاسکتا ہے حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کے بارہ میں سوال کیا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(دو دو) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں پر تعداد کی تحدید نہیں کی ، اور یہ معلوم ہونا چاہیے کہ جس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا اسے تعداد کا علم نہیں تھا ، کیونکہ جسے نماز کی کیفیت کا ہی علم نہ ہو اس کا عدد سے جاہل ہونا زیادہ اولی ہے ، اور پھر وہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خادموں میں سے بھی نہیں تھا کہ ہم یہ کہیں کہ اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں ہونے والے ہر کام کا علم ہو ۔

لھذا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تعداد کی تحدید کیے بغیر نماز کی کیفیت بیان کی ہے تو اس سے یہ معلوم ہوا کہ اس معاملہ میں وسعت ہے ، اور انسان کے لیے جائز ہے کہ وہ سو رکعت پڑھنے کے بعد وتر ادا کرے ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ :

(نماز اس طرح ادا کرو جس طرح مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے) ۔

یہ حدیث عموم پر محمول نہیں حتی کہ ان کے ہاں بھی یہ عموم پر نہیں ہے ، اسی لیے وہ بھی انسان پر یہ واجب قرار نہیں دیتے کہ وہ کبھی پانچ اور کبھی سات اور کبھی نو وتر ادا کریں ، اگر ہم اس حدیث کے عموم کو لیں تو ہم یہ کہیں گے کہ :

کبھی پانچ کبھی سات اور کبھی نو وتر ادا کرنے واجب ہیں ، لیکن ایسا نہیں بلکہ اس حدیث " نماز اس طرح ادا کرو جس طرح مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے " کا معنی اور مراد یہ ہے کہ نماز کی کیفیت وہی رکھو لیکن تعداد کے بارہ میں نہیں لیکن جہاں پر تعداد کی تحدید بالنص موجود ہو ۔

بہر حال انسان کو چاہیے کہ وہ کسی وسعت والے معاملے میں لوگوں پر تشدد سے کام نہ لے ، حتی کہ ہم نے اس مسئلہ میں تشدد کرنے والے بھائیوں کو دیکھا ہے کہ وہ گیارہ رکعت سے زیادہ آئمہ کو بدعتی قرار دیتے اور مسجد سے نکل جاتے ہیں جس کے باعث وہ اس اجر سے محروم ہوجاتے ہیں جس کے بارہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ :

(جو بھی امام کے ساتھ اس کے جانے تک قیام کرے اسے رات بھر قیام کا اجر وثواب حاصل ہوتا ہے) سنن ترمذی حدیث نمبر (806) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن ترمذی (646) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

کچھ لوگ دس رکعت ادا کرنے کے بعد بیٹھ جاتے ہیں جس کی بنا پر صفوں میں خلا پیدا ہوتا اور صفیں ٹوٹ جاتی ہیں ، اور بعض اوقات تو یہ لوگ باتیں بھی کرتے ہیں جس کی بنا پر نمازی تنگ ہوتے ہیں ۔

ہمیں اس میں شک نہیں کہ ہمارے یہ بھائی خیر اور بھلائی ہی چاہتے ہیں اور وہ مجتھد ہیں لیکن ہر مجتھد کا اجتھاد صحیح ہی نہیں ہوتا بلکہ بعض اوقات وہ اجتھاد میں غلطی بھی کر بیٹھتا ہے ۔

اور دوسرا گروہ : سنت کا التزام کرنے والوں کے برعکس یہ گروہ گیارہ رکعت ادا کرنے والوں کو غلط قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ اجماع کی مخالفت کررہے ہیں ، اور دلیل میں یہ آیت پیش کرتے ہیں :

اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{جو شخص باوجود راہ ہدایت کے واضح ہوجانے کے بھی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرے اور تمام مومنوں کی راہ چھوڑ کر چلے، ہم اسے ادھر ہی متوجہ کردیں گے جدھر وہ خود متوجہ ہوا اور دوزخ میں ڈال دیں گے، وہ پہنچنے کی بہت ہی بری جگہ ہے}. النساء (115)

آپ سے پہلے جتنے بھی تھے انہیں تئیس رکعت کے علاوہ کسی کا علم نہیں تھا، اور وہ انہیں بہت زیادہ منکر قرار دیتے ہیں، لھذا یہ گروہ بھی خطاء اور غلطی پر ہے۔

دیکھیں الشرح الممتع (4/73–75)۔

نماز تراویح میں آٹھ رکعت سے زیادہ کے عدم جواز کے قائلین کے پاس مندرجہ ذیل حدیث دلیل ہے :

ابوسلمہ بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ میں میں نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ کی رمضان میں نماز کیسی تھی ؟

توعائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہنے لگیں :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ ادا نہیں کرتے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم چار رکعت ادا کرتے تھے آپ ان کی طول اور حسن کے بارہ میں کچھ نہ پوچھیں، پھر چار رکعت ادا کرتے آپ ان کے حسن اور طول کے متعلق نہ پوچھیں، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت ادا کرتے، تو میں نے کہا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ وتر ادا کرنے سے قبل سوتے ہیں ؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن دل نہیں سوتا۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (1909) صحیح مسلم حدیث نمبر (738)

ان کا کہنا ہے کہ یہ حدیث رمضان اور غیر رمضان میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کی ہمیشگی پر دلالت کرتی ہے۔

علماء کرام نے اس حدیث کے استدلال کو رد کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل ہے اور فعل وجوب پر دلالت نہیں کرتا۔

رات کی نماز کی رکعات کی تعداد مقید نہ ہونے کے دلائل میں سب سے واضح دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے :

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارہ میں سوال کیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(رات کی نماز دو دو رکعت ہے اور جب تم میں سے کوئی ایک صبح ہونے خدشہ محسوس کرے تو اپنی نماز کے لیے ایک رکعت وتر ادا کرلے) صحیح بخاری حدیث نمبر (946) صحیح مسلم حدیث نمبر (749)۔

اس مسئلہ میں علماء کرام کے اقوال پر نظر دوڑانے سے آپ کو یہ علم ہوگا کہ اس میں وسعت ہے اور گیارہ رکعت سے زیادہ ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں، ذیل میں ہم معتبر علماء کرام کے اقوال پیش کرتے ہیں :

آئمہ احناف میں سے امام سرخسی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

ہمارے ہاں وتر کے علاوہ بیس رکعات ہیں۔

دیکھیں : المبسوط (145/2) ۔

اور ابن قدامہ مقدسی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

ابوعبداللہ (یعنی امام احمد) رحمہ اللہ تعالی کے ہاں بیس رکعت ہی مختار ہیں ، امام ثوری ، ابوحنیفہ ، امام شافعی ، کا بھی یہی کہنا ہے ، اور امام مالک رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ چھتیس رکعت ہیں ۔

دیکھیں : المغنی لابن قدامہ المقدسی (457/1) ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

علماء کرام کے اجماع میں نماز تراویح سنت ہیں ، اور ہمارے مذہب میں یہ دس سلام م کے ساتھ دو دو رکعت کرکے بیس رکعات ہیں ، ان کی ادائیگی باجماعت اور انفرادی دونوں صورتوں میں ہی جائز ہیں ۔

دیکھیں : المجموع للنووی (31/4) ۔

نماز تراویح کی رکعات میں مذاہب اربعہ یہی ہے اور سب کا یہی کہنا ہے کہ نماز تراویح گیارہ رکعت سے زیادہ ہے ، اور گیارہ رکعت سے زیادہ کے مندرجہ ذیل اسباب ہوسکتے ہیں :

1–ان کے خیال میں حدیث عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا اس تعداد کی تحدید کی متقاضی نہیں ہے ۔

2–بہت سے سلف رحمہ اللہ تعالی سے گیارہ رکعات سے زیادہ ثابت ہیں

دیکھیں : المغنی لابن قدامہ (604/2) اور المجموع (32/4)

3– نبی صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعات ادا کرتے تھے اور یہ رکعات بہت لمبی لمبی ہوتی جو کہ رات کے اکثر حصہ میں پڑھی جاتی تھیں ، بلکہ جن راتوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو نماز تراویح کی جماعت کروائی تھی اتنی لمبی کردیں کہ صحابہ کرام طلوع فجر سے صرف اتنا پہلے فارغ ہوئے کہ انہیں خدشہ پیدا ہوگیا کہ ان کی سحری ہی نہ رہ جائے ۔

صحابہ کرام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کرنا پسند کرتے تھے اور اسے لمبا نہیں کرتے تھے ، تو علماء کرام نے کا خیال کیا کہ جب امام مقتدیوں کو اس حد تک نماز لمبی پڑھائے تو انہیں مشقت ہوگی ، اور ہوسکتا ہے کہ وہ اس سے نفرت ہی کرنے لگیں ، لھذا علماء کرام نے یہ کہا کہ امام کو رکعات زیادہ کرلینی چاہییے اور قرآت کم کرے ۔

حاصل یہ ہوا کہ :

جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جیسی ہی گیارہ رکعت ادا کی اور سنت پر عمل کیا تو یہ بہتر اور اچھا اور سنت پر عمل ہے ، اور جس نے قرآت ہلکی کرکے رکعات زیادہ کرلیں اس نے بھی اچھا کیا لیکن سنت پر عمل نہیں ہوا ، اس لیے ایک دوسرے پر اعتراض نہیں کرنا چاہییے ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اگر کوئی نماز تراویح امام ابوحنیفہ ، امام شافعی ، اور امام احمد رحمہم اللہ کے مسلک کے مطابق بیس رکعت یا امام مالک رحمہ اللہ تعالی کے مسلک کے مطابق چھتیس رکعات ادا کرے یا گیارہ رکعت ادا کرے تو اس نے اچھا کیا ، جیسا کہ امام احمد رحمہ اللہ تعالی نے عدم توقیف کی بنا پر تصریح کی ہے ، تو رکعات کی کمی اور زیادتی قیام لمبا یا چھوٹا ہونے کے اعتبار سے ہوگی ۔

دیکھیں : الاختیارات (64) ۔

امام سیوطی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

ان صحیح اور حسن احادیث جن میں رمضان المبارک کے قیام کی ترغیب وارد ہے ان میں تعداد کی تخصیص نہیں ، اور نہ ہی یہ ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز تراویح بیس رکعت ادا کی تھیں ، بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنی راتیں بھی نماز تروایح کی جماعت کروائی ان میں رکعات کی تعداد بیان نہیں کی گئی ، اور چوتھی رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز تراویح سے اس لیے پیچھے رہے کہ کہیں یہ فرض نہ ہوجائیں اور لوگ اس کی ادائیگی سے عاجز ہوجائیں ۔

ابن حجر ھیثمی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

یہ صحیح نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز تراویح بیس رکعات ادا کی تھیں ، اور جو یہ حدیث بیان کی جاتی ہے کہ :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیس رکعت ادا کیا کرتے تھے "

یہ حدیث شدید قسم کی ضعیف ہے ۔

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ (27/142–145) ۔

اس کے بعد ہم سائل سے یہ کہیں گے کہ آپ نماز تراویح کی بیس رکعات سے تعجب نہ کریں ، کیونکہ کئی نسلوں سے آئمہ کرام بھی گزرے وہ بھی ایسا ہی کرتے رہے اور ہر ایک میں خیر و بھلائی ہے ۔ سنت وہی ہے جو اوپر بیان کیا چکا ہے ۔

واللہ اعلم .